سوال

(563) ...یث نا... ابتداء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

...لے جماعتِ اہلحدیث کے خاص نہیں تھا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

...تہ!

...بعد!

...یکا :

...س طرح عربی زبان میں ''اہل السنة'' کا مطلب ہے سنت والے۔ اسی طرح ''اہل الحدیث'' کا مطلب ہے حدیث والے۔

...بکہ صحیح العقیدہ عوام ہیں۔

یاد رہے کہ اہل سنت اور اہل حدیث ایک ہی گروہ کے دو صفاتی نام ہیں۔

صحیح العقیدہ محدثین کرام کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً

1۔ صحابہ کرامؓ

2۔ تابعین عظام رحمہم اللہ اجمعین

3۔ تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین

4۔ اتباع تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین

5۔ حفاظ حدیث رحمہم اللہ اجمعین

6۔ راویان حدیث رحمہم اللہ اجمعین

7۔ شارحین حدیث وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین

صحیح العقیدہ محدثین کے صحیح العقیدہ عوام کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً

1۔ بہت پڑھے لکھے لوگ

2۔ درمیانہ پڑھے لکھے لوگ

3۔ تھوڑا پڑھے لکھے لوگ

4۔ ان پڑھ عوام

ل (7+4) گروہ اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ان کی اہم ترین نشانیاں درج ذیل ہیں :

1۔ قرآن وحدیث اور اجماع امت پر عمل کرنا۔

2۔ قرآن وحدیث اور اجماع امت کے مقابلے میں کسی کی بات نہ ماننا۔

3۔ تقلید نہ کرنا

4۔ اللہ تعالیٰ کو سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ماننا۔ کما یلیق بشانہ

5۔ ایمان کا مطلب دلی یقین، زبانی قول اور جسمانی عمل ماننا۔

6۔ ایمان کی کمی بیشی کا عقیدہ رکھنا۔

7۔ کتاب وسنت کو سلف صالحین کے فہم پر سمجھنا اور اس کے مقابلے میں ہر شخص کی بات کو در کر دینا۔

8۔ تمام صحابہ، ثقہ وصدوق تابعین، تبع تابعین واتباع تبع تابعین اور تمام ثقہ وصدوق صحیح العقیدہ محدثین سے محبت کرنا۔ وغیرہ ذلک

بن حنبل نے فرمایا :

یث عندنا من یستعمل الحدیث '' (الجامع للخطیب :186، وسندہ صحیح)

ہمارے نزدیک صاحب حدیث وہ ہے جو حدیث پر عمل کرے۔

ن تیمیہ نے فرمایا :

[illegible] جلد 4، ص 95)

[illegible] ہے، ظاہری وباطنی معرفت رکھتا ہے، اور باطنی وظاہری اتباع کرتا ہے۔

کے مذکورہ قول سے بھی اہل حدیث (کثرہم اللہ) کی دو قسمیں ثابت ہیں :

ن کرام 1

، عوام 2

ابن تیمیہ نے مزید لکھا ہے :

''اور اس مستحق اہل حدیث وسنہ ہیں کہ ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی متبوع (امام) نہیں جس کے لیے وہ تعصب رکھتے ہوں۔ (مجموع فتاویٰ، جلد 3، ص 347)

حافظ ابن کثیر نے بعض سلف صالحین سے نقل کیا ہے کہ

''ہذا اکبر شرف لاصحاب الحدیث (تفسیر ابن کثیر، جلد 4، ص 164، الاسراء : 71)

وسلم ہیں۔ 71

سیوطی نے بھی لکھا ہے کہ

''لیس لاہل الحدیث منقبۃ اشرف من ذلک (تدریب الراوی، جلد 2، ص 126 نوع 27)

اہل حدیث کے لیے اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی بات نہیں کیونکہ ان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرا کوئی امام (متبوع) نہیں۔

ح 132 ص 293 تحت ح 7311، مسالۃ الاحتجاج بالشافعی للخطیب ص 47 ح 9 ص 74 ح 2229)

م بخاری وامام مسلم کے ثقہ استاذ امام احمد بن سنان الواسطی رحمہ اللہ نے فرمایا :

ص 4 وسندہ صحیح)

م قتیبہ بن سعید الثقفی نے فرمایا :

''جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ اہل حدیث سے محبت کرتا ہے تو سمجھ لے (شرف اصحاب الحدیث للخطیب : 143، وسندہ صحیح)

فظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے :

ریث امام کے مذہب پر تھے ... (مجموع فتاویٰ تحقیقی جلد 20 ص 40 ح 1681)

بارات مذکورسے ثابت ہوا کہ اہل حدیث سے مراد وہ گروہ ہیں :

1۔ صحیح العقیدہ اور تقلید نہ کرنے والے سلف صالحین ومحدثین کرام

2۔ سلف صالحین اور محدثین کرام کے صحیح العقیدہ اور تقلید نہ کرنے والے عوام

ث کیے ہیں جو تقلید نہیں کرتے تھے اور ان میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں۔

... امام مسدد، امام ابو یعلی الموصلی، امام ابن خزیمہ، امام ذہلی، امام اسحاق بن

المراکشی المجاہد وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین

یہ سب اہل حدیث علماء صدیوں پہلے روئے زمین پر گزر چکے ہیں۔

لیا :

ص 317)

ابو عبداللہ محمد بن احمد بن البناء البشاری المقدسی نے ملتان کے بارے میں فرمایا :

363)

کے مذاہب : ان میں اکثریت اہل حدیث ہے۔

بکہ ان کے مقابلے میں :

1865ء میں پیدا ہوئے تھے۔

تھے۔ (دیکھئے نزہۃ الخواطر ج 3516)

2۔ شیخ محمد حیات بن ابراہیم السندھی المدنی رحمہ اللہ تقلید نہیں کرتے تھے اور عمل بالحدیث کے قائل تھے۔

امین اوکاڑوی نے محمد حیات، محمد فاخر الٰہ آبادی اور مبارکپوری تینوں کے بارے میں لکھا ہے :

رج 2 ص 243)

3 :

رج 446)

ہیں پہلے ان لوگوں کا نام و نشان نہیں تھا'' بالکل جھوٹ اور افتراء ہے۔

رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے :

''تقریباً ... سمجھا جاتا رہا۔'' (احسن الفتاویٰ ج 1 ص 316)

اس عبارت میں لدھیانوی صاحب نے اہل حدیث کا قدیم ہونا، انگریزوں کے دور سے بہت پہلے ہونا اور اہل حق ہونا تسلیم کیا ہے۔

حاجی امداد اللہ مکی کے ''خلیفۂ مجاز'' محمد انوار اللہ فاروقی ''فضلیت جنگ'' نے لکھا ہے :

''حالانکہ اہل حدیث کل صحابہ تھے۔'' (حقیقۃ الفقہ حصہ دوم ص 228، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی نے لکھا ہے :

ص48)

وما علینا الا البلاغ المبین

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

1